گنبدِ خضریٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پُر کیف فضاؤں اور عطر بیز سایہ میں کیا گیا ترجمہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیتیں

مصنف

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ ھجویریہ داتا دربار لاہور

مکتبہ قادریہ۔ لاہور

بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ

حَسُنَت جمیعُ خصالہٖ

صَلُّوا علیہِ وآلہٖ

گنبدِ خضرا ی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام) کی

پُرکیف فضاؤں اور عطرِ بیز سایہ میں کیا گیا ترجمہ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیتیں

ترجمہ وحاشیہ

مولانا محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ قادریہ

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کو بارگاہ خداوندی سے جو سعادتیں عطا ہوتی ہیں، ان میں سے ایک عظیم سعادت حرمین طیبین کا سفر ہے، حرم کعبہ اور حرم نبوی کی زیارت، مقاماتِ مقدسہ کی حاضری اور بالخصوص محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام نیاز وعقیدت کا گلدستہ پیش کرنا ایک ایسی خوش بختی ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، مکین گنبد خضرٰی کی نظر رحمت، اساتذہ کی خصوصی توجہ، مرشد گرامی غزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے فیضان اور والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے نتیجے میں راقم کو ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء میں حرمین طیبین کی حاضری نصیب ہوئی۔

۱۲/اپریل ۱۹۹۴ء/ ۳۰/شوال المکرم ۱۴۱۴ھ بروز منگل لاہور سے براستہ جدہ، مکہ مکرمہ کے لیے روانگی ہوئی، ۱۵/اپریل/ ۳/ذوالقعدہ بروز جمعۃ المبارک عصر سے پہلے مدینہ طیبہ میں حاضری نصیب ہوئی، ۲۳/اپریل/ ۱۱/ذوالقعدہ بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء اشکوں کے سیل رواں میں مدینہ طیبہ سے ظاہری اور وقتی ہجرت کا صدمہ اٹھانا پڑا۔ ۲۰/مئی بروز جمعۃ المبارک حج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی اور ۲۴/مئی بروز منگل جدہ سے لاہور کے لیے روانگی ہوئی اور یوں ۲۵/مئی بروز بدھ یہ مبارک سفر اختتام پذیر ہوا۔

اس مبارک سفر میں ہمارے گروپ کے چالیس افراد تھے جن میں سے انیس مرد اور اکیس خواتین تھیں، گروپ کے افراد کے درمیان اتحاد اور اطاعتِ امیر کا ایسا نقشہ سامنے آیا کہ یوں محسوس ہوتا تھا شاید یہ ایک ہی خاندان کے لوگ ہیں۔ اس گروپ کا نمبر ۲۱۸۰ اور نام حضرت داتا گنج بخش گروپ تھا (وللہ الحمد) لاہور سے پہلی حج پرواز پی کے ۱۳۰۱ کے ذریعے

روانگی ہوئی اور جدہ سے لاہور کے لیے پہلی حج پرواز پی کے ۱۳۰۲ کے ذریعے واپسی ہوئی، مکہ مکرمہ میں بلڈنگ نمبر ۲۰ شارع ابراہیم خلیل مسفلہ (پُل کے پاس) رہائش تھی جب کہ مدینہ طیبہ میں تخیل ہوٹل کے پیچھے بلڈنگ دارالایمان نمبر ۲ میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ مکتب نمبر ا تھا اور معلم محمد ابراہیم امین موذن تھے۔

نوٹ: یہ چند سطور اس لیے تحریر کی گئی ہیں کہ احباب کے لیے یہ معلومات محفوظ ہوجائیں۔

ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ اگر تائید ایزدی اور نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے کبھی حرمین طیبین کی حاضری نصیب ہوتو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سایہ عاطفت اور گنبد خضریٰ کی پر فضا بہاروں میں کوئی کتاب لکھی جائے یا کسی کتاب کا ترجمہ کیا جائے۔

الحمدللہ! اب جب یہ سعادت نصیب ہوئی تو ۱۶را پریل ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ نماز فجر کے بعد بارگاہ سید الانبیاء میں سلام عرض کرنے کے بعد جنت البقیع میں ان نفوس قدسیہ کے حضور سلام عقیدت پیش کرنے اور فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوا جنہوں نے اسلام اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کامل محبت اور خدمت دین کی ایسی تاریخ رقم کی ہے جس کی نظیر ناممکن ہے۔

واپسی پر مسجد نبوی کی مشرقی سمت میں ایک چھوٹے سے مکتبہ سے کتاب کی تلاش شروع کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع کتاب ''وصایا الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خمس وخمسون'' پر نظر پڑی سوچا اسی کتاب کا ترجمہ مناسب رہے گا وقت کی قلت اختصار کا تقاضا کرتی ہے اور پھر اس سے بڑھ کر کیا بات ہوسکتی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور سے آپ ہی کا پیغام ملت اسلامیہ پاکستان تک پہنچ جائے۔

رب العزت کا بے انتہا شکر ہے کہ اس رب کریم نے اس ناچیز کی مدد فرمائی اور تمنا پوری ہونے کا وقت آگیا۔ اُسی دن نماز ظہر کے بعد مواجہ شریف کے سامنے بیٹھ کر ترجمہ کا آغاز کر دیا اور پھر مختلف اوقات میں صفہ شریف ریاض الجنت اور مسجد نبوی کے مختلف حصوں میں بیٹھ کر اس کتاب کا ترجمہ مکمل کیا۔ ۲۲را پریل ۱۹۹۴ء/ ۱۰رذوالقعدہ ۱۴۱۴ھ بروز جمعۃ المبارک شام

چار بج کر پچپن منٹ (پاکستانی وقت کے مطابق شام چھ بج کر پچپن منٹ) پر آخری کلمات کا ترجمہ مواجہ شریف کے سامنے مکمل ہوا۔ والحمد للہ علی ذلك.

پاکستان پہنچنے پر مصروفیات کا آغاز ہوگیا ترجمہ کی نوک پلک سنوارنے کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کی تخریج کا مسئلہ درپیش تھا اور بوجوہ کام مؤخر ہوتا چلا گیا اور اب الحمد للہ تمام مراحل کی تکمیل کے بعد یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عبادات، اخلاقیات اور دعاؤں سے متعلق محسن انسانیت ﷺ کے ارشادات اور وصایا کا یہ انمول تحفہ ہے امید ہے کہ جہاں یہ کتاب قارئین کے لیے حصولِ علم اور تزکیہ نفس کے طور پر مفید ہوگی وہاں راقم کے لیے وسیلہ نجات بھی بنے گی۔

حوالہ جات کی تخریج میں مولانا رب نواز سعیدی، مولانا محمد اسلام سعیدی اور مولانا محمد ظہیر بٹ زید مجدھم نے تعاون فرمایا، اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے علم وعمل میں برکت پیدا فرمائے، دینی جذبہ سے سرشار نوجوان دوست میاں شہباز رسول جو اپنے ادارے پروگریسو بکس اُردو بازار لاہور کی طرف سے بہترین اسلامی علمی لٹریچر شائع کر چکے ہیں، نے اس کتاب کی پہلی عمدہ طباعت کے ذریعے راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اب اس کتاب کی اشاعت کا سہرا مکتبہ قادریہ کے پروپرائیٹر صاحبزادہ نثار احمد قادری زید مجدہ کے سر سجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اشاعتی اداروں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم

ناچیز......محمد صدیق ہزاروی

جامعہ ہجویریہ

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ، لاہور

۲۴ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ / یکم اپریل ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از = حمزہ محمد صالح عجاج (مؤلف)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور صلوٰۃ وسلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام رسولوں میں زیادہ معزز ہیں نیز آپ کے آل و اصحاب پر رحمت ہو اور سلام ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد! میں نے حدیث کی بعض کتب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ وصیتیں پڑھیں جو آپ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمائی ہیں۔

چنانچہ میں نے ان میں سے بعض کو ایک چھوٹی سی کتاب میں جمع کرنے کا ارادہ کیا تو مندرجہ ذیل کتب سے پچپن وصیتوں کا انتخاب کیا۔

۱۔ الترغیب والترہیب مولفہ حافظ منذری رحمہ اللہ

۲۔ ریاض الصالحین مولفہ امام نووی رحمہ اللہ

۳۔ التاج الجامع للاصول مولفہ امام نووی رحمہ اللہ

اگرچہ یہ وصیتیں بعض صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہیں لیکن (ان کے فوائد) تمام مسلمانوں کو شامل ہیں یہ وصایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے عبادت میں خلوص اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ لا الہ الا اللہ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے، روزے نماز اور قیامِ لیل کی فضیلت، طلبِ علم کی فضیلت اور صدقہ وتسبیح کی فضیلت کو واضح کرتی ہیں، والدین کی رضا جوئی، عمدہ اخلاق، صلہ رحمی، پڑوسیوں سے اچھے سلوک، (بھوکوں کو) کھانا کھلانے، مساکین

سے محبت اور اس بات کی ترغیب دیتی ہیں جو ان اعمال صالحہ تک پہنچائے۔

اسے زیادہ مفید بنانے کے لیے میں نے اس مفہوم میں وارد بعض (دیگر) احادیث بھی ذکر کی ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمارے اعمال کو قبول فرمائے اور انہیں صرف اپنی کریم ذات کے لیے کردے اور ان وصایا سے ہمیں نفع پہنچائے (اور) ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نیز آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و سلام ہو۔

از حمزہ محمد صالح عجاج (مؤلف)

لا الہ الا اللہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے دن کون شخص آپ کی شفاعت سے بہرہ ور ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ بات نہیں پوچھے گا کیوں کہ میں تمہیں حدیث کے سلسلے میں حریص پاتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے اس شخص کو حصہ ملے گا جو دل یا (فرمایا) نفس کے خلوص سے لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھے۔ [ا] (1)

ہم فائدے کے لیے درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں نیز وہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جسے اس نے اپنی طرف سے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے عمل کے مطابق جنت میں داخل کرے گا۔ جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے ''جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس میں سے چاہے داخل

کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں زبان سے کلمہ طیبہ ادا کیا جائے وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل بھی کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کرے گا۔ (۲)

مسلم اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

حضرت عباد فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کو حرام کر دیا۔ (۳)

توحید خداوندی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر اسے (اللہ تعالیٰ کو) اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ [1] جب مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے طلب کر اور جان لو اگر تمام امت تمہیں کچھ نفع پہنچانے کے لیے اکٹھی ہو جائے تو وہ تمہیں صرف وہی نفع دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لکھ دیا ہے قلمیں خشک ہو گئیں اور رجسٹر لپیٹ دیئے گئے۔ (۴)

جامع ترمذی کے علاوہ (کتب میں) مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامان پائے گا تو خوشی کی حالت میں اللہ

---

[1] یاد رہے کہ اہلِ سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے انبیاء کرام یا اولیاء عظام کے وسیلے سے مانگنا اس عقیدے کی نفی نہیں اور نہ ہی وسیلہ اختیار کرنے سے شرک لازم آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

تعالیٰ کی پہچان رکھ وہ سختی کی حالت میں تجھے یاد رکھے گا جان لو جو چیز تم سے خطا کر گئی [1] وہ نہیں مل سکتی اور جس چیز نے تمہیں ملنا ہے وہ تم سے دور نہیں ہو سکتی جان لو مدد، صبر کے ساتھ ہے سختی کے بعد خوشی اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ (۵)

طلب علم کی فضیلت

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تم کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری عمر زیادہ ہو گئی اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ہیں، آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ بات سکھائیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تم جس پتھر، درخت اور ڈھیلے سے گزرتے ہو وہ تمہارے لیے بخشش مانگتا ہے، اے قبیصہ! جب فجر کی نماز پڑھ لو تو یہ کلمات پڑھو "سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" اندھے پن، کوڑھ کے مرض اور فالج سے محفوظ رہو گے۔ اے قبیصہ! یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ فَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو تیرے پاس ہے مجھ پر اپنا فضل بہا دے مجھ پر اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی برکتیں نازل فرما۔ (۶)

یہ وصیت شریفہ، طلب علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں آیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو

---

[1] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مقدر میں لکھا ہے وہ ضرور ملے گا اور جو نہیں لکھا وہ نہیں ملے گا لہٰذا محنت و مشقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا جائے اور جب مصیبت پر صبر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

شخص کسی راستے پر طلب علم کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے ذریعے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور بے شک فرشتے طالبِ علم کے عمل کو پسند کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی طالب علم کے لیے بخشش طلب کرتی ہیں۔ یقیناً عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جیسے تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کو فضیلت حاصل ہے، بلاشبہ علماء کرام، انبیاء عظام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام دینار اور درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے وہ علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کیا۔ (۷)

فضیلت علم

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں اپنی سرخ چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں طلب علم کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: علم کو طلب کرنے والے کا آنا مبارک ہو بے شک طالب علم کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس پر اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں پھر ان میں سے بعض، بعض پر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچ جاتے ہیں وہ اس چیز سے محبت کرتے ہیں جسے طالب علم تلاش کرتا ہے۔ (۸)

اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کی فضیلت

حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا: مجھے ایسے عمل کی خبر دیجیے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے یا فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا مجھے وہ عمل بتائیے جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو تو وہ خاموش رہے۔ میں

نے پھر سوال کیا تو وہ خاموش رہے پھر تیسری بار سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: تم پر کثرتِ سجود لازم ہے بے شک تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو سجدہ بھی کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تم سے ایک گناہ مٹا دے گا۔ (۹)

(اس حدیث کے) فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم مزید دو حدیثیں نقل کرتے ہیں۔

پہلی حدیث

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اس سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرتا ہے پس تم کثرت سے سجدہ کیا کرو۔ (۱۰)

دوسری حدیث

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کی کوئی حالت بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ اسے سجدہ کرتے ہوئے دیکھے اور اس نے (کثرت سجود کی وجہ سے) اپنا چہرہ گرد آلود کر رکھا ہو۔ (۱۱)

فضیلتِ صدقہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! وہ گوشت اور وہ خون جو حرام سے پروان چڑھا ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ آگ کے زیادہ لائق ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح صبح کرتے ہیں ایک صبح کرنے والا اپنے نفس کو چھڑانے میں صبح کرتا ہے پس وہ اسے آزاد کرتا ہے اور دوسرا اسے ہلاک

کرتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز قرب خداوندی کا ذریعہ ہے، روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح طاقتور صفا (پہاڑی) پر چڑھتا ہے۔ (۱۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا، پھر انہوں نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ اس میں فرمایا: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نیکی کے دروازوں پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (۱۳)

ہم اس فائدے کی تکمیل کے لیے درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں جسے امام طبرانی نے کبیر میں اور حضرت امام بیہقی نے بھی روایت کیا۔ فرماتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک صدقہ، صدقہ دینے والوں سے قبروں کی گرمی کو مٹا دیتا ہے اور بے شک مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ سے سایہ حاصل کرے گا۔ [۱] (۱۴)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صدقہ کے بارے میں ہمیں حکم بتائیے۔ آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کے لیے آگ سے آڑ ہے جو اسے رضائے خداوندی کے لیے دیتا ہے۔ (۱۵)

چاشت کی دو رکعتوں اور ہر مہینے کے تین روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میرے خلیل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے اور چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی ہے نیز یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔ (۱۶)

---

[۱] جس طرح زندگی میں صدقہ کرنا باعث رحمت ہے اسی طرح فوت شدہ مسلمان کے پسماندگان جب اس کے ایصال ثواب کے لیے کوئی عبادت یا صدقہ کرتے ہیں تو اسے قبر میں ثواب اور آرام ملتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ابن خزیمہ کے الفاظ اس طرح ہیں، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا یہ کہ میں وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں، چاشت کی دو رکعتیں نہ چھوڑوں کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں۔ (۱۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا عمر بھر روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ (۱۸)

اس فائدے کی تکمیل کے لیے ہم مندرجہ ذیل تین احادیث بھی نقل کرتے ہیں۔

ا) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے تین دن کا روزہ رکھنا عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ (۱۹)

ب) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے (جسم کے) تمام جوڑوں پر ہر صبح صدقہ لازم ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید (الحمدللہ پڑھنا) صدقہ ہے ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں جنہیں وہ چاشت کے وقت پڑھے۔ (۲۰)

ج) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا عمر بھر کے روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ (۲۱)

آپ ہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم پر ہر مہینے کے تین دن یعنی ایام بیض کو (روزے کے لیے) اختیار کرنا لازم ہے یہ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔ (۲۲)

صلوٰۃ تسبیح

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کسی بدلے کے بغیر تحفہ نہ دوں کیا آپ کو دس عادات نہ بتاؤں کہ جب آپ ان کو اپنا ئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، قدیم اور جدید، غلطی سے کیے گئے اور جان بوجھ کر کیے گئے چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ بخش دے گا وہ دس باتیں یہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک سے مذکور ہے، فرماتے ہیں:

ثناء کے بعد پندرہ بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ واللہ اکبر پڑھے، قراءت سے فراغت پر رکوع میں جانے سے پہلے دس بار، پھر رکوع میں دس بار، رکوع سے اٹھنے کے بعد دس بار، سجدے میں دس بار دونوں سجدوں کے درمیان دس بار اور پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی تسبیح پڑھے ایک رکعت میں پچھتر بار تسبیح پڑھی جائے گی۔

چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرے کل تین سو بار ہو جائے گی۔

اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ یا ریت کے تودے کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بخش دے گا اگر روزانہ ایک بار پڑھ سکتے ہوں تو ایسا کریں اگر ایسا نہ کریں تو ہفتہ میں ایک بار پڑھیں اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھیں اگر اس طرح نہ کر سکیں تو اپنی پوری زندگی میں ایک بار پڑھیں۔ (۲۳)

(صلوٰۃ تسبیح کا طریقہ)

اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال کرو۔ (۲۴)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات سکھائیے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کروں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو (فرماتے ہیں) میں کچھ دن ٹھہرا پھر دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرو۔ (۲۵)

روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا: روزہ رکھنے کو لازم پکڑو کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم دیں۔ آپ نے فرمایا: روزے کو اختیار کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: روزہ رکھنے کو لازم پکڑو اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں۔ (۲۶)

نسائی کی ایک روایت میں ہے، فرماتے ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: روزے کو اختیار کرو اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں۔ (۲۷)

حضرت ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک حدیث روایت کی ہے، وہ (حضرت ابوامامہ)

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں۔ فرماتے ہیں: چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کو صرف اسی وقت دھواں نظر آتا تھا جب ان کے ہاں کوئی مہمان آتا۔ (۲۸)

ہم اس کے فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس دن اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ستر سال (کی مسافت) دور کر دیتا ہے۔ (۲۹)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی وصیت فرمائی، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اگر چہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں جلا دیا جائے یا تمہیں سولی پر چڑھایا جائے۔

جان بوجھ کر نماز کو نہ چھوڑو پس جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا وہ ملت (اسلامیہ) سے نکل گیا گناہ نہ کرو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

شراب نہ پیو وہ تمام گناہوں کی اصل ہے موت سے نہ بھاگو اگر چہ تم اس (کی حالت) میں ہو اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اور اگر وہ تمہیں تمام دنیا سے نکلنے کا حکم دیں تو نکل جاؤ گھر والوں سے لاٹھی نہ اتارو [۱] اور اپنی طرف سے ان کے ساتھ انصاف کرو۔ (۳۰)

---

[۱] اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر والوں کو کھلی آزادی نہ دو بلکہ تمہارا رعب قائم رہنا چاہیے تا کہ گھریلو نظام نہ بگڑے۔ ۱۲ ہزاروی

ارکانِ اسلام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک دن میں آپ کے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور رکھے۔ آپ نے فرمایا: تم نے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا ہے اور یہ اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور ان لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی بلندی، ستون اور اس کی کوہان کو چوٹی نہ بتاؤں؟

میں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا: دین کی بلندی اسلام (فرمانبرداری) ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام باتوں کی جڑ (بنیاد) نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا: اسے روکے رکھو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا گفتگو پر بھی ہماری پکڑ ہوگی۔ آپ نے فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے لوگوں کو ان کی زبانوں کا کمایا ہوا ہی تو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا۔ (۳۱)

ماں باپ سے نیکی کا برتاؤ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں، پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں، پوچھا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (۳۲)

ایک روایت میں ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ پھر جو تمہارے زیادہ قریب ہو پھر وہ جو اس کے بعد تمہارے قریب ہو۔ (۳۳)

(اس مضمون کے) فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، جس نے اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کو اپنے پاس بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر وہ جنت میں داخل نہ ہوا۔ [۱] (۳۴)

نماز کی حفاظت اور ماں باپ سے حسنِ سلوک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے اعضا) پر وضو کا پانی ڈال رہی تھی کہ ایک شخص آیا، اس نے کہا: مجھے وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ٹکڑے

---

[۱] یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے سنہری موقعہ دیا تھا کہ وہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل کرتا لیکن اس نے ایسا نہ کیا، تو یہ شخص نہایت بدبخت ہے اور رسوائی اس کا مقدر ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھے آگ میں جلا دیا جائے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کر اگر چہ وہ تجھے تمہارے گھر والوں اور دنیا کو چھوڑنے کا حکم دیں شراب ہرگز نہ پینا کیوں کہ وہ ہر برائی کی چابی ہے نماز کو جان بوجھ کر کبھی نہ چھوڑنا پس جس نے ایسا کیا اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری الذمہ ہیں۔ (۳۵)

نماز کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کچھ کلمات سکھایئے جنہیں میں اپنی نماز میں (نماز کے بعد) پڑھوں۔ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ کہو پھر جو چاہو مانگو آپ فرما رہے تھے ہاں ہاں (یہی بات ہے)۔ (۳۶)

ہر نماز کے بعد کیا کہا جائے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد ان کلمات کا پڑھنا ترک نہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ (۳۷)

ذکر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکامِ اسلام زیادہ ہیں مجھے ایسا عمل بتایئے جسے میں اپنائے رکھوں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ تر رہے۔ (۳۸)

فضیلت ذکر

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: کس مجاہد کا اجر زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اس نے پوچھا: کس نیکوکار کا اجر زیادہ ہے۔ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ پھر انہوں نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا۔ ان سب باتوں کا ذکر کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں![۳۹]

ترکِ گناہ اور اطاعت و ذکر خداوندی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دو بے شک یہ افضل ہجرت ہے فرائض کی حفاظت کرو یہ افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو بے شک تم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے ذکر کی کثرت سے زیادہ پسندیدہ عمل نہیں لاؤ گے۔[۴۰]

(اس مضمون کے) فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم فضیلت ذِکر کے بارے میں وارد (مزید) دو حدیثیں نقل کرتے ہیں۔

۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بندہ مجھے اپنے گمان کے مطابق پاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک

پالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ (شرعی گز) اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر جاتی ہے۔ [۱] (۴۱)

ب) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام کے ایک حلقہ کی طرف تشریف لائے تو فرمایا: تم کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم بیٹھے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس بات پر اس کی حمد کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ کے سبب ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تم اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: سنو! میں بطور تہمت تمہیں قسم نہیں دے رہا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔ (۴۲)

فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کو اختیار کرو بے شک ان میں فضیلت ہے۔ (۴۳)

انہی کی ایک روایت میں ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہ چھوڑو بے شک ان میں بڑی بخششیں ہیں۔ (۴۴)

(اس مفہوم) کے فائدہ کو مکمل کرتے ہوئے ہم درج ذیل حدیث (بھی) نقل کرتے ہیں، جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا: فجر کی

---

[۱] اسی حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے فاذکرونی اذکرکم کا ترجمہ یوں کیا ”تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا“۔ ۱۲ ہزاروی

دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ (۴۵)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچو کیوں کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت (کا باعث) ہے۔ (۴۶)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمٰن تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! کس کی طرف متوجہ ہو؟ کیا مجھ سے بہتر کی طرف؟ اے انسان! اپنی نماز کی طرف توجہ کرو میں اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تم توجہ کرتے ہو۔ (۴۷)

اخلاص کی فضیلت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جب انہیں یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ وصیت کیجیے آپ نے فرمایا: اپنی عبادت کو خالص کرو تھوڑا عمل بھی تمہیں کافی ہوگا۔ (۴۸)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: مخلص لوگوں کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے ہر تاریک فتنہ دور ہوجاتا ہے۔ (۴۹)

ب) ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور اس میں رضائے الٰہی کو تلاش کیا جائے۔ (۵۰)

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یا کسی انسان کے ہاں کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجے پھر یوں کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَالُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے اللہ تعالیٰ کے لیے پاکیزگی ہے جو عرش عظیم کا رب ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو لازم کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں میرے ہر گناہ کو بخش دے میرے ہر غم کو مٹا دے میری ہر اس حاجت کو جس میں تیری رضا ہو پورا کر دے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!''

ابن ماجہ نے ''یا ارحم الراحمین'' کے بعد یہ اضافہ کیا پھر دنیا اور آخرت میں سے جو چاہے مانگے وہ اس کے لیے مقدر ہو گا۔ (۵۱)

وسیلۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توجہ الی اللہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میری آنکھوں کو بینائی عطا فرمادے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اسی طرح نہ چھوڑ دوں۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ پر بینائی کا چلا جانا باعث تکلیف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو پھر دو رکعتیں پڑھو پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلٰى رَبِّيْ بِكَ اَنْ يَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبی رحمت ہیں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری آنکھوں کی بینائی بحال فرمادے۔ اے اللہ میرے بارے میں آپ کی سفارش قبول فرما اور میری ذات کے بارے میں میری دعا کو قبول فرما۔

وہ واپس لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کی بینائی بحال فرمادی تھی۔ [۱] (۵۷)

اللہ کے نام پر مانگنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (ایک نسخہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے) فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ

---

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا جائز ہے بلکہ آپ نے خود اس کا حکم دیا نیز ''یارسول اللہ'' کہنا بھی صحیح ہے کیوں کہ یہ دعا قیامت تک مانگی جاسکتی ہے اور آپ کی ظاہری زندگی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

دو اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کرو جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو جو آدمی تم سے نیکی کرے اسے اس کا پورا پورا بدلہ دو اگر اسے بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے دعا مانگو حتی کہ تم دیکھو کہ تم نے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا ہے۔ (۵۳)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں:

حضرت رفاعہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوعبیدہ سے مروی ہے، وہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مانگے اور وہ بھی ملعون ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر وہ مانگنے والے کو نہ دے جب تک نہایت قیمتی چیز کا سوال نہ کرے یعنی ایسی قیمتی چیز جس کا دینا ناممکن ہو تو اس کا سوال پورا نہ کیا جائے گا۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوسعید رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں نے جواب نہ دیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں پھر فرمایا: کیا میں تمہیں مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے قرآن پاک کی سب سے باعظمت سورت نہ سکھاؤں چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن پاک کی سب سے زیادہ باعظمت سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا: ''الحمد للہ رب العالمین'' (سورۃ فاتحہ) یہ وہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔ (۵۵)

اس فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں جو سورۂ فاتحہ کی

فضیلت میں آئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا ایک روایت میں ہے اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے، جب بندہ "الحمدللہ رب العالمین" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی ہے جب وہ "الرحمٰن الرحیم" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثناء کی ہے جب وہ مالك یوم الدین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے جب وہ "ایاك نستعین" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا جب وہ "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ (۵۶)

قرآن پاک کی بعض سورتوں کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ! اور نہ میرے پاس نکاح کرنے کے لیے کچھ ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" نہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ قرآن پاک کا تہائی حصہ ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نہیں؟ عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ قرآن پاک کا چوتھائی حصہ ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس "قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" نہیں؟ عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ قرآن کا چوتھا حصہ ہے۔ کیا

تمہارے پاس "إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا" نہیں؟ عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ قرآن پاک کا چوتھا حصہ ہے، نکاح کرو نکاح کرو۔ [۱] (۵۷)

(اس) فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم سورۂ اخلاص نیز سورہ بقرہ کی آخری آیت اور آیت الکرسی کی فضیلت میں وارد احادیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ "قل ھواللہ احد" پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر تو ہم کثرت سے پڑھیں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اور نہایت عمدہ عطا کرنے والا ہے۔ (۵۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے "قل ھواللہ احد" پر قراءت کا اختتام کرتے تھے جب واپس لوٹے تو یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس لیے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ (۵۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کا اختتام ایسی دو آیتوں پر فرمایا جو اس نے مجھے اپنے اس خزانے سے دی ہیں جو عرش کے نیچے ہے انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو سکھاؤ کیوں کہ یہ (آیات) نماز،

---

[۱] اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کا حق مہر قرآن پاک سکھانا بن سکتا ہے کیونکہ حق مہر کے لیے مال کا ہونا ضروری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم قرآن پڑھنا جانتے ہو لہٰذا تم اس لائق ہو کہ لوگ تمہیں رشتہ دیں اور یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختیار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی

قرآن اور دعا ہیں۔[۱] (۶۰)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کا ایک (غلے کا) سٹور تھا جس میں کھجوریں تھیں وہ ان کی حفاظت کرنے والوں میں سے تھے وہ انہیں کم پاتے ایک دن انہوں نے اس کی نگرانی کی تو اچانک دیکھا ایک چار پایہ ہے جو بالغ لڑکے کے مشابہ ہے، فرماتے ہیں اس نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں۔ فرمایا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا اس نے ہاتھ پکڑایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح اور بال بھی کتے کے بالوں کی طرح تھے۔ فرمایا جنوں کی تخلیق اس طرح ہے؟ اس نے کہا تمہیں معلوم ہے جنوں میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی نہیں۔

انہوں نے پوچھا تو یہاں کیوں آیا ہے۔ اس نے کہا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ صدقہ کو پسند کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات پسند آئی کہ آپ کے غلہ سے حصہ حاصل کریں انہوں نے فرمایا کون سی چیز ہمیں، تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے اس نے کہا سورۃ بقرہ کی یہ آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آیت الکرسی) جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھے وہ صبح تک ہم سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو آدمی صبح کے وقت اسے پڑھے یہاں تک کہ شام ہو جائے (وہ بھی محفوظ رہتا ہے) صبح ہوئی تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات ذکر کی۔ آپ نے فرمایا: خبیث نے سچ کہا۔ (۶۱)

سورۂ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت

حضرت معاذ بن عبداللہ بن حبیب (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہمیں بارش اور سخت اندھیرا پہنچا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں آپ تشریف لائے اور فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ فرمایا صبح وشام

---

[۱] سورہ بقرہ کی آخری دو آیات قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھیں۔ ۱۲ ہزاروی

تین تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھو تمہیں کفایت کریں گی۔ (۶۲)

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ آیات معلوم نہیں جو آج رات اتری ہیں اور ان کی مثل نہیں دیکھی گئیں وہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (۶۳)

آپ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ (کی سواری) کو لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ بتاؤں جو پڑھی گئیں؟ چنانچہ آپ نے مجھے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھائی اس کے بعد (مکمل) حدیث ذکر کی۔

حضرت ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس دوران کہ میں جحفہ اور ابواء کے درمیان رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا کہ ہوا اور سخت اندھیرے نے ہمیں ڈھانپ لیا رسول اکرم ﷺ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ساتھ پناہ مانگنے لگے۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگو کوئی پناہ مانگنے والا ان کی مثل کے ساتھ پناہ نہیں مانگتا۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ ان دونوں سورتوں کے ساتھ ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ (۶۴)

ہم (اس مضمون) کے فائدے کی تکمیل کے لیے درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیا

پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو اور تم ہر گز ان کی مثل (کوئی سورت) نہیں پڑھو گے چنانچہ میں نے ان دونوں کو پڑھا۔ آپ نے فرمایا: ان دونوں کو پڑھو۔ (۶۵)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ کرنا

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جان لو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا چیز جان لوں؟ آپ نے فرمایا: جان لو کہ جو شخص میری سنتوں میں سے ایک سنت کو زندہ کرے جو میرے بعد مٹادی گئی ہو تو اس کے لیے اس شخص کے ثواب کی طرح ثواب ہوگا جو اس پر عمل کرتا ہے اس کے بغیر کہ ان (عمل کرنے والوں) کے عمل (ثواب) سے کچھ کم ہو اور جو شخص گمراہ کن بدعت جاری کرے گا [1] جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند نہیں کرتا اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ کی مثل (گناہ) ہوگا۔

اور یہ لوگوں کے بوجھ سے کم نہیں کرے گا۔ (۶۶)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس شخص نے میری امت میں فساد (بپا ہونے) کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لیے ایک سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

---

[1] بدعت سے مراد وہ کام ہے جو سنت کے خلاف ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہو ہر نیا کام برا نہیں لہٰذا میلاد شریف، گیارہویں شریف اور اس طرح کے دوسرے اچھے کام بدعت نہیں ہیں بلکہ ثواب کا ذریعہ ہیں ان کاموں کو بدعت کہہ کر ان سے انکار کرنا جہالت ہے اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا فرمائے آمین۔ ۱۲ ہزاروی

امام بیہقی نے حضرت حسن بن قتیبہ کی روایت سے اور حضرت امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا جس میں کوئی حرج نہیں البتہ انہوں نے فرمایا: اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔ (۶۷)

دنیا سے بے رغبتی

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔ [۱] (۶۸)

ہم اتمام فائدہ کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب اُٹھے تو آپ کے پہلو پر نشانات تھے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہم آپ کے لیے بچھونا بچھا دیں تو اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق ہے میں دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جو ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اسے چھوڑ کر چل پڑتا ہے۔ (۶۹)

درج ذیل حدیث ہمیں دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب دیتی ہے۔

---

[۱] اس حدیث میں دنیوی کاروبار سے نہیں روکا گیا بلکہ دنیا سے محبت کرنے سے منع کیا گیا یہی وجہ ہے کہ لوگ اولیاء کرام سے محبت کرتے ہیں اور یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے کہ دولت کی بنیاد پر آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت عبیداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص صبح کے وقت قلبی طور پر مطمئن ہو اور اس کے جسم میں عافیت ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو گویا دنیا اپنے تمام کناروں کے ساتھ اس کے لیے جمع ہوگئی۔ (۷۰)

اسی طرح ہم وہ حدیث نقل کرتے ہیں جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قناعت کے سلسلے میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قناعت خزانہ ہے اور تحقیق یہ وہ مال ہے جو فنا نہیں ہوتا۔ (۷۱)

جہنم سے پناہ مانگنا

حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی انسان سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات بار کہو:

"اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار" اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے بچا اگر تم اسی دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو کسی شخص سے کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ کہو "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار" اگر تم اس رات مر جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھ دے گا۔ (۷۲)

جنتی آدمی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اس کے ساتھ

کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا۔ [۱]

جب وہ واپس ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ (۷۳)

نمازِ استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ سکھاتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھلاتے آپ فرماتے جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو وہ دو نفل پڑھے پھر یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (یا کہے) عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (یا کہے) فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ طاقت چاہتا ہوں تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں بے شک تو قادر ہے اور مجھے طاقت نہیں ہے تو جانتا ہے

---

[۱] چونکہ اس وقت تک حج فرض نہ ہوا تھا اس لیے اس کا ذکر نہ فرمایا ورنہ جسے طاقت ہو اس پر حج فرض ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین میری زندگی اور میرے انجامِ کار میں بہتر ہے یا کہے میرے فوری اور بعد والے کام کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر مجھے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، دنیا اور انجام کار کے طور پر برا ہے یا یوں کہے میرے فوری اور آنے والے معاملات میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی کو میرے لیے مقدر کر دے جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ (۷۴)

فرماتے ہیں: اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وارد حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کی خوش بختی سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔ (۷۵)

امام حاکم نے یہ اضافہ کیا اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دینا انسان کی بدبختی سے ہے۔ (۷۶)

غموں اور پریشانیوں کے ازالہ کے لیے دعا

حضرت اصبہانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تجھے غم یا کوئی مشکل بات پہنچے تو تو اس کے ساتھ اپنے رب کو پکارے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری وہ دعا قبول ہوگی اور تجھ سے وہ غم دور ہو جائے گا وضو کر کے دو رکعتیں نفل پڑھو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھو اپنے اور تمام مرد و عورت مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرو پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ إِذَا دَعَوْكَ. رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَارْحَمْنِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ بِقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کے سلسلے میں فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے سات آسمانوں کا رب ہے عرش عظیم کا رب ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے اللہ! غم کو دور کرنے والے پریشانی کو زائل کرنے والے پریشان حال لوگوں کی دعا قبول کرنے والے دنیا اور آخرت میں رحمٰن اور ان دونوں (دنیا و آخرت) میں رحیم، میری اس حاجت کو پورا کرتے ہوئے اور اس میں مجھے کامیاب کرتے ہوئے مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت جس کے ساتھ تو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کردے۔''(۷۷)

اِتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے۔ فرمایا: جب آپ کو دنیا کے کاموں میں سے کوئی کام پیش آئے تو ان دعاؤں کو مقدم کرو پھر اپنی حاجت کا سوال کرو۔

يَابَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَاصَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يَاكَاشِفَ السُّوْءِ، يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَامُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ، بِكَ أُنْزِلُ حَاجَتِيْ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا.

اے آسمانوں اور زمین کو کسی (سابقہ) نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عزت والے اے پکارنے والوں کی پکار کو سننے والے! اے مدد طلب کرنے والوں کی مدد کرنے والے! اے برائی کو دور کرنے والے! اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم

کرنے والے اے پریشاں حال لوگوں کی دعا قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! مجھے ایک حاجت درپیش ہے اور تو اسے جانتا ہے پس اسے پورا کردے۔ (۷۸)

کثرتِ سجود، دخولِ جنت کا باعث

حضرت ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم) سے مروی ہے اور آپ اہل صفہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں: میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سوتا تھا آپ کے لیے وضو کا پانی اور ضرورت کی باقی چیزیں لاتا آپ نے فرمایا: (اے ربیعہ) مجھ سے سوال کرو میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں [1] آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ؟ میں نے عرض کیا: یہ کافی ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے نفس پر کثرتِ سجود کو لازم کرتے ہوئے میری مدد کرو۔ (یعنی فرائض کے علاوہ نفل نماز بکثرت پڑھو۔ ہزاروی) (۷۹)

کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا اور قیامِ لیل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے ہر چیز کے بارے میں مجھے خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے ایسی بات کی خبر دیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (۸۰)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل احادیث بھی ذکر کرتے ہیں۔

۱) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے جسے چاہیں جنت مرحمت فرما دیں۔ ۱۲ ہزاروی

کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک بالا خانہ ہے اس کے اندر سے باہر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر والا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (۸۱)

ب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے وہ جس مومن کو موافق ہو جائے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیوی اور آخری معاملات کی بھلائی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے اور یہ پوری رات میں ہے۔ (۸۲)

ج) طبرانی نے اسے کبیر میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوتا ہے پس اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور اگر اس (بیوی) پر نیند غالب آجائے تو اس کے چہرے پر پانی ڈالتا ہے پس وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ (۸۳)

د) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں رات کی نماز کا حکم دیا اور اس کی ترغیب دی یہاں تک کہ فرمایا تم پر رات کی نماز لازم ہے اگرچہ ایک رکعت ہو۔ [۱] (۸۴)

پڑوسی کو کھانا کھلانا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[۱] یہ محض ترغیب کے لیے ہے ورنہ نماز کم از کم دو رکعتیں ہوتی ہے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت کو بتیراء (دم کٹی نماز) قرار دیا۔ ۱۲ ہزاروی

اے ابوذر! جب تم (سالن) پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو۔ (۸۵)

انہی کی ایک روایت میں ہے، فرماتے ہیں: بے شک میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کسی نیکی کو نہ چھوڑنا مگر اس پر عمل کرنا اگر تم اس پر قادر نہ ہو تو لوگوں سے اس طرح کلام کرنا کہ تمہارے چہرے پر بشاشت ہو جب شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسی کا حصہ بھی نکالو اور ان سے نیکی کا سلوک کرو۔ (۸۶)

مساکین سے محبت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میرے خلیل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ میں اپنے سے نیچے والے (غریب و نادار) کی طرف دیکھوں اوپر والے (امیر) کی طرف نہ دیکھوں۔

۲۔ میں مسکین لوگوں سے محبت کروں اور ان کے قریب ہو جاؤں۔

۳۔ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع تعلق کریں اور مجھ پر زیادتی کریں۔

۴۔ میں سچی بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔

۶۔ کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

۷۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھوں بے شک یہ عرش کے خزانوں سے ہے۔ (۸۷)

فقیر کی تعریف

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہارے خیال میں مال کی کثرت، مال داری ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: مالداری تو دل کی مالداری ہے اور فقیر بھی دل کا ہوتا ہے پس جس شخص کا دل غنی ہو اسے دنیا میں پہنچنے والا فقر نقصان نہیں دے سکتا اور جس آدمی کے دل میں فقر ہو اسے دنیا کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی بے شک اس کے نفس کو نفس کا بخل نقصان دیتا ہے۔ (۸۸)

تقویٰ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں یہ تمام کاموں کی اصل ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! زیادہ کیجئے۔ فرمایا: تم پر قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم ہے بے شک وہ تمہارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں تیرا ذکر ہے۔ (۸۹)

اتمام فائدہ کے لیے ہم تلاوت قرآن پاک کی فضیلت کے سلسلے میں درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

ا) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: قرآن پاک پڑھو یہ قیامت کے دن پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا دو روشن سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھو وہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ گویا وہ بادل ہیں یا دو سائبان یا قطاروں میں اڑنے والے دو پرندے ہوں۔ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۂ بقرہ پڑھو کیونکہ اسے اختیار کرنا برکت اور اسے چھوڑنا باعث افسوس ہے اور جادوگر اس کے حصول کی طاقت نہیں رکھتا۔ (۹۰)

ب) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھو اور اوپر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے بے شک تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہے جسے تم پڑھو گے۔ (۹۱)

خرچ کرنے کے طریقے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: قبیلہ تمیم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک میں بہت مال دار ہوں اہل و مال والا ہوں اور سونے چاندی کا مالک ہوں مجھے بتایئے میں کیا طریقہ اختیار کروں اور کس طرح خرچ کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو بے شک وہ پاکیزگی کا سبب ہے تمہیں پاک کردے گی اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو مسکین، پڑوسی اور مانگنے والوں کے حق کو پہچانو۔ (۹۲)

ازالہ غم اور قرض سے بچاؤ کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ایک انصاری مرد تھا جسے ابوامامہ کہا جاتا تھا، وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوامامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے علاوہ وقت میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے غموں اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلام نہ سکھاؤں کہ جب تو اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرے غم کو دور کردے اور تیرے قرض کی ادائیگی (کا سبب پیدا) کردے جب صبح یا شام ہو تو یہ کلمات کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ، وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡكَسَلِ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.

اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ میں آتا ہوں یا اللہ! میں کمزوری اور سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں یا اللہ! میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں یا اللہ! میں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے ظلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں) پس میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کردی اور میرا قرض بھی ادا کر دیا۔ (۹۳)

سوتے وقت کی دُعا

حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ. لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ. اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.

اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دیا (تیری رحمت کی طرف) رغبت کرتے ہوئے اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے تیرے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا کہیں نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔

(آپ نے فرمایا) اگر تو اسی رات مرگیا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا اور اگر تم نے حالتِ حیات میں صبح کی تو تو بھلائی چاہے گا۔ (۹۴)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

ا) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر جاتے وقت یہ الفاظ تین بار کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اگرچہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ ٹیلے کی ریت (جمع شدہ ریت) کی تعداد میں ہوں اگرچہ ایام دنیا کے عدد کے برابر ہوں۔ (۹۵)

ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَآوَانِیْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ، فَقَدْ حَمِدَ اللهَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کفایت فرمائی اور ٹھکانہ دیا اس اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے مجھے کھلایا پلایا اور اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب کیا تو گویا اس نے تمام مخلوق کی تعریف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (۹۶)

بے خوابی کا علاج

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی جو مجھے پہنچی تھی، آپ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ، وَهَدَاَتِ الْعُیُوْنُ، وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ، لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ

وَلَانَوْمٌ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ، وَاَنِمْ عَيْنِيْ.

اے اللہ! ستارے ڈوب گئے اور لوگ سو گئے تو زندہ قائم رکھنے والا ہے تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند اے زندہ! قائم رکھنے والے میری رات مجھے عطا فرما اور میری آنکھوں کو نیند عطا فرما۔

(فرماتے ہیں) میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ مجھ سے وہ تکلیف لے گیا جو مجھے پہنچی تھی۔ (۹۷)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب بے خوابی نے آلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ کلمات کہنے کی تعلیم دی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ، اَوْاَنْ يَطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ۔

اے سات آسمانوں اور جس پر انہوں نے سایہ کیا کے رب زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے کے رب اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے پناہ دے یہ کہ مجھ پر کوئی زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیری پناہ غالب اور تیری ثناء بلند ہے۔

ایک روایت میں ہے تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۹۸)

دنیا سے بے رغبتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: دنیا میں اس طرح ہو جاؤ گویا تم اجنبی یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبرستان والوں میں شمار کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دنوں میں بیماری کے دنوں کا حصہ حاصل

کرو اور زندگی کے دنوں میں اس (موت) کے لیے حصہ حاصل کرو۔ (۹۹)

کفارۂ مجلس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں فضول باتیں زیادہ ہو جائیں پھر وہ مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ الفاظ کہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ

اے اللہ تعالیٰ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

تو مجلس میں اس سے جو گناہ سرزد ہوئے بخش دیئے جائیں گے۔ (۱۰۰)

فضیلتِ تسبیح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وہ کلام بتایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (۱۰۱)

مسلم کی ایک روایت میں ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کلام کو اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے پسند فرمایا وہ یہ الفاظ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (۱۰۲)

ہم تکمیل فائدہ کے لیے درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص "سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (۱۰۳)

ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے میزان میں بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (۱۰۴)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

جنت کے پودے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ پودا لگا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا چیز گاڑھ رہے ہو؟ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: کوئی پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے کی راہنمائی نہ کروں؟ تم یوں کہو:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

تو تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ (۱۰۵)

بچھو کے ڈسنے کا دَم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بچھو کی وجہ سے تکلیف پہنچی ہے، اس نے گزشتہ رات مجھے ڈسا تھا۔

آپ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہتے تو تمہیں نقصان نہ دیتا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔

اسے امام مالک اور ترمذی نے روایت کیا امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں جو شخص رات کے وقت تین بار (مندرجہ بالا یہ کلمات کہے) تو اس رات اس کا ڈسنا تکلیف نہیں دے گا۔

حضرت سہیل فرماتے ہیں: ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ لیے وہ ہر رات ان کو پڑھتے تھے پس ان میں سے ایک لونڈی کو ڈسا گیا تو اس نے اس کا درد محسوس نہ کیا۔ (۱۰۷)

قرض سے بچاؤ کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دعا سنی جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ (فرماتی ہیں) میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟

آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ساتھیوں کو سکھاتے تھے انہوں نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر سونا بھی قرض ہو پھر وہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی (کا سبب پیدا) فرما دے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ، فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

اے اللہ! پریشانی کو دور کرنے والے غم کو زائل کرنے والے پریشان لوگوں کی دُعا کو قبول کرنے والے دنیا اور آخرت میں رحمت اور مہربانی فرمانے والے تو مجھ پر رحم فرماتا ہے پس مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو دوسروں کے رحم و کرم سے مجھے بے نیاز کر دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا

مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فائدہ دیا اور میرا قرض ادا ہو گیا۔ (۱۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی یہ دعا مانگا کرتی تھی تو تھوڑے وقت کے بعد ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا رزق دیا جو صدقہ نہیں تھا کہ مجھے دیا گیا ہو اور نہ مالِ وراثت تھا جو مجھے بطور وارث ملا ہو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض دُور کر دیا میں نے اپنے گھر والوں میں اچھی طرح تقسیم کیا میں نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو تین اوقیہ [1] چاندی کا زیور پہنایا اور ہمارے پاس اچھی خاصی رقم بچ گئی۔ (۱۰۹)

ادائیگی قرض کی ایک اور دعا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاؤں (کہ جب) تم وہ دعا مانگو تو اگر تم پر اُحد پہاڑ جتنا قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرما دے گا۔ اے معاذ! یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهُمَا مَنْ تَشَاءُ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً بِهَا تُغْنِيْنِيْ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

اے اللہ! بادشاہی کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے لے لے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے تیرے ہی قبضہ میں بھلائی ہے بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے تو دنیا اور آخرت میں رحمٰن و رحیم ہے جسے چاہے اپنی رحمت و مہربانی عطا فرماتا ہے یا اللہ! مجھ پر ایسی

---

[1] ایک اوقیہ تقریباً ڈیڑھ اونس کے برابر ہوتا ہے (المنجد) ۱۲ ہزاروی

رحمت فرما جو مجھے تیرے غیر کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔ (۱۱۰)

صبح وشام کی دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، (فرماتے ہیں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات کا حکم دیجئے جو میں صبح اور شام کے وقت پڑھوں، آپ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے غیب اور ظاہر کو جاننے والے ہر چیز کے رب اور بادشاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس کے شر شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: صبح اور شام اسے پڑھو نیز جب بستر پر جاؤ (تو بھی پڑھو)۔ (۱۱۱)

دعا کے بارے میں ایک اور وصیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں تمہیں، جو نصیحت کرتا ہوں اس کے سننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے۔ جب تم صبح اور شام کرو تو یوں کہو:

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ وَلَاتَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

اے زندہ! اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد چاہتا ہوں میرے تمام

کاموں کو درست کر دے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ (۱۱۲)

گھروں میں مساجد بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا۔ [۱] (۱۱۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گھروں میں مسجدیں بنائیں اور انہیں پاک صاف رکھیں۔

آخری وصیت

میں ان وصایا شریفہ کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لیے وصیت پر ختم کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیں اور انہیں خبر دیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ نرم و پست زمین ہے اور اس کے پودے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ہیں۔

امام طبرانی نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (۱۱۴)

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کی جائے اور اسے پاک صاف رکھا جائے تاکہ تمام گھر والے وہاں نماز پڑھیں یہاں اصطلاحی مسجد مراد نہیں نیز مرد حضرات فرض مسجد میں باجماعت پڑھیں، سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں۔

الحمدللہ! آج مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۹۴ء/ ۱۲/ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ بروز جمعۃ المبارک شام چار بج کر پچپن منٹ پر (اسلامی تاریخ اور وقت سعودی عرب کے مطابق) گنبد خضراء کے سائے میں مواجہہ شریف کے سامنے یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ خدایا ایں کرم بار دگر کن آمین

ناچیز محمد صدیق ہزاروی

حوالہ جات

(۱) صحیح بخاری، جلد اول، ص ۲۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
(۲) صحیح بخاری، جلد اول، ص ۲۸۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
(۳) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۴۳، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۴) جامع ترمذی، ص ۳۶۱، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، آرام باغ، کراچی
(۵) مسند امام احمد، جلد اول، ص ۳۰۷ (کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ) مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۶) مسند امام احمد، جلد ۵، ص ۶۰ (کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ) مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۷) موارد الظمأن، ص ۴۹، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، شارع الفتح روضہ، مکہ مکرمہ
(۸) طبرانی، جلد ۸، ص ۶۴، مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ، مصر
(۹) صحیح مسلم، جلد اوّل، ص ۱۹۳، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۱۰) سنن ابن ماجہ، ص ۱۰۴، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ، سرگودھا
(۱۱) مجمع الزوائد، جلد اول، ص ۱۰۳، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت
(۱۲) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۱۱، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۳) جامع ترمذی، ص ۳۵۷، مطبوعہ اصح المطابع، نور محمد، کراچی
(۱۴) مجمع الزوائد، جلد ۳، ص ۱۱۰، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت
(۱۵) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۱۷، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۱۶) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۲۵۰، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۱۷) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۴۶۱، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۸) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۴۶۱، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۹) صحیح بخاری، جلد اول، ص ۲۶۶، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
(۲۰) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۲۵۰، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۲۱) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۱۲۰، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۲۲) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۱۲۴، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۲۳) سنن ابی داؤد، جلد اول، ص ۱۸۴، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی
(۲۴) جامع ترمذی، ص ۵۰۶، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، آرام باغ، کراچی
(۲۵) جامع ترمذی، ص ۵۰۶، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، آرام باغ، کراچی
(۲۶) سنن نسائی، جلد اول، ص ۳۱۱، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، لاہور
(۲۷) سنن نسائی، جلد اول، ص ۳۱۱، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، لاہور
(۲۸) موارد الظمآن، ص ۲۳۲، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، مکہ مکرمہ
(۲۹) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۳۶۴، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۳۰) مجمع الزوائد، جلد ۴، ص ۲۱۶، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت
(۳۱) مسند امام احمد، جلد ۵، ص ۲۳۱، مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۳۲) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۲، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۳۳) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۲، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۳۴) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۲، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۳۵) مجمع الزوائد، جلد ۴، ص ۲۱۷، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت
(۳۶) جامع ترمذی، ص ۹۵، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، کراچی

(۳۷) سنن ابی داؤد، ص ۲۱۳، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، کراچی

(۳۸) جامع ترمذی، ص ۴۸۶، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

(۳۹) مسند امام احمد، جلد ۳، ص ۴۳۸، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

(۴۰) مجمع الزوائد، جلد ۱۰، ص ۷۵، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت

(۴۱) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۴۱، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد

(۴۲) جامع ترمذی، ص ۴۸، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، کراچی

(۴۳) مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۲۱۷، مطبوعہ دار الکتاب بیروت

(۴۴) مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۲۱۷، مطبوعہ دار الکتاب بیروت

(۴۵) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۲۵۱، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد

(۴۶) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۳۷۱، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۴۷) کشف الاستار، جلد اول، ص ۲٦۸، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت

(۴۸) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۵۴، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۴۹) کنز العمال، جلد ۳، ص ۲٦، مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی، حلب

(۵۰) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۲۹۸، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۵۱) سنن ابن ماجہ، ص ۱۰۰، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ، سرگودھا

(۵۲) جامع ترمذی، ص ۵۱۵، مطبوعہ اصح المطابع نور محمد، کراچی

(۵۳) کنز العمال، جلد ٦، ص ۳٦۲، مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی، حلب

(۵۴) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ٦۰۲، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۵۵) صحیح بخاری، جلد ۲، ص ٦۴۲، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی

(۵٦) جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۱۱۹، مطبوعہ قرآن محل، کراچی

(۵۷) جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۱۱۳، مطبوعہ قرآن محل، کراچی

(۷۹) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۲۵۰، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۸۰) مسند امام احمد، جلد ۲، ص ۳۲۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

(۸۱) مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۲۵۴، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت

(۸۲) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۲۵۸، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد

(۸۳) مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۲٦۳، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت

(۸۴) مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۲۵۲، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت

(۸۵) مسند امام احمد، جلد ۵، ص ۱۴۹، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

(۸٦) سنن ابن ماجہ، ص ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ، سرگودھا

(۸۷) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۵۸۰، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۸۸) الترغیب والترہیب، جلد ۴، ص ۱۴۸، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۸۹) کنز العمال، جلد ۱۵، ص ۹۲۷، مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی، حلب

(۹۰) صحیح مسلم، جلد اول، ص ۲۷۹، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد

(۹۱) سنن ابی داؤد، جلد اول، ص ۲۰٦، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی

(۹۲) مسند امام احمد، جلد ۳، ص ۱۳٦، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

(۹۳) سنن ابی داؤد، ص ۲۱۷، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی

(۹۴) صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۹۳۴، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی

(۹۵) جامع ترمذی، ص ۴۸۹، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، کراچی

(۹٦) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۴۱۸، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۹۷) مجمع الزوائد، جلد ۱۰، ص ۱۲۸، مطبوعہ دار الکتاب، بیروت

(۹۸) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۴۵۷، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر

(۹۹) صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۹۴۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی

(۱۰۰) سنن ابی داؤد، جلد ۲، ص ۳۱۱، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی
(۱۰۱) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۵۱، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۱۰۲) صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۵۱، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد
(۱۰۳) الترغیب والترہیب، جلد دوم، ص ۴۲۲، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۰۴) صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۱۱۲۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
(۱۰۵) سنن ابن ماجہ، ص ۲۷۸، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ، سرگودھا
(۱۰۶) مسند امام احمد، جلد ۲، ص ۳۷۵، مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۱۰۷) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۴۵۰، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۰۸) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۶۱۵، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۰۹) الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۶۱۶، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۱۰) کنز العمال، جلد ۶، ص ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی، حلب
(۱۱۱) سنن ابی داؤد، جلد ۲، ص ۳۳۵، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی
(۱۱۲) الترغیب والترہیب، جلد اول، ص ۴۵۷، مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
(۱۱۳) سنن ابی داؤد، جلد اول، ص ۶۶، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی
(۱۱۴) جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۱۸۴، مطبوعہ قرآن محل، کراچی